حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

ڈاکٹر عبدالمعید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان، معاصر عزیز ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی میں ذیل کا تحقیقی وتاریخی مضمون شائع ہوا، جسے قندِ مکرر کے طور پر افادۂ عام کے لیے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے شکریے کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

بیعت عقبہ، بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے آپ ہی کے مکان میں قیام پذیر ہوئے ہیں۔ ابتداً نیچے کی منزل میں آپ نے قیام کیا تھا اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اوپر رہتے تھے، ایک دن کسی طرح اوپر پانی گر گیا تو ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے اوڑھنے والے کپڑوں میں جذب کیا کہ کہیں نیچے نہ ٹپکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اچھا نہیں لگتا کہ ہم اوپر رہیں، آپ اوپر تشریف لے چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوگئے اور اپنا سامان اوپر منتقل کرالیا۔ (اعیان الحجاج)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ فتح کرنے کے لیے جو لشکر روانہ کیا تھا، اس میں آپ بھی تھے۔ اس غزوہ میں عبداللہ ابن عباسؓ، عبداللہ ابن عمرؓ اور حضرت حسینؓ کے علاوہ بھی صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت شریکِ جہاد تھی۔

قسطنطنیہ بیک وقت بازنطینی سلطنت اور عیسائی مذہب دونوں کا اہم ترین مرکز تھا اور اس کی یہی اہمیت تھی جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر پر جہاد کرنے والوں کو مغفرت کی بشارت دی تھی۔ بخاری شریف میں روایت ہے:

حضرت انسؓ کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی رشتہ دار تھیں۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں دوپہر کے وقت سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ نے تبسم کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''خواب میں مجھے اپنی امت کے لوگ دکھائے گئے جو جہاد کے لیے سمندر کی موجوں پر اس طرح سفر کریں گے جیسے تخت پر بادشاہ بیٹھے ہوں۔'' (بخاری)

ام حرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمادیجیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمالے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمادی اور دوبارہ محوِ خواب ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت ام حرامؓ نے دوبارہ وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا:

> ''میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر (روم) کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا، اس کی مغفرت ہوگی۔'' (بخاری)

پہلا بحری جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں قبرص پر ہوا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اپنے بیٹے یزید کی قیادت میں قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کیا، جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی بشارت دی تھی۔

اس غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی شرکت اور یزید کے امیر لشکر ہونے کا تذکرہ صحیح بخاری میں بھی ہے:

''راوی محمود کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایک مجمع میں بیان کی، جس میں صحابی رسول ابوایوب انصاریؓ بھی تھے اور یہ اس مہم اور غزوہ کا ذکر ہے جس میں ابوایوب انصاریؓ کی وفات ہوئی اور یزید بن معاویہؓ اس مجمع اور لشکر کے امیر تھے اور سرزمین روم (مدینہ، قیصر، قسطنطنیہ) پر حملہ کیا جانے والا تھا۔'' (بخاری)

مشہور عالم ربانی مولانا محمد تقی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''اصابہ'' کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

''قسطنطنیہ میں جب محاصرہ طویل ہوا تو آپ (حضرت ابوایوب انصاریؓ) بیمار ہوگئے، یزید آپ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ کوئی خدمت بتائیے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے جواب دیا کہ بس میری ایک خواہش ہے اور وہ یہ کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو میری لاش کو گھوڑے پر رکھ کر دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک لے جانا ممکن ہو لے جانا اور وہاں جاکر دفن کرنا، اس کے بعد وفات ہوگئی تو یزید نے آپ کی وصیت پر عمل کیا اور قسطنطنیہ کی دیوار کے قریب آپ کو دفن کیا۔'' (الاصابہ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے، وہ تحریر فرماتے ہیں:

''ابوایوب انصاریؓ، یزید بن معاویہؓ کے لشکر میں شامل تھے، اسی (یزید) کو انھوں نے وصیت کی اور اسی (یزید) نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔''

مزید لکھتے ہیں:

''امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یزید بن معاویہؓ اس فوج کے سردار تھے جس میں شامل ہوکر ابوایوب انصاریؓ نے جہاد کیا تھا، ان کے مرنے کے وقت (یزید) ان کے پاس گئے۔ سو انھوں نے ان سے (یزید) سے فرمایا کہ میں جب مرجاؤں تو میرا اسلام لوگوں کو پہنچا دینا اور ان کو یہ بتا دینا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مرجائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ جانتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کریں گے اور میرا جنازہ سرزمین روم میں جہاں تک لے جاسکو، لے جاکر دفن کردینا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جب ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو یزید نے لوگوں سے آپ کی وصیت کا ذکر فرمایا، لوگوں نے اسے قبول کیا اور ان کے جنازہ کو لے گئے۔'' (البدایہ والنہایہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب آپ کو غازیانِ اسلام قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے دفن کررہے تھے، اس وقت قیصر نے اس منظر کو دیکھ کر امیر لشکر یزید کے پاس قاصد بھیجا اور حال معلوم کرنا چاہا:

''(قیصر روم) نے یزید کے پاس (پیغام) بھیجا کہ یہ کیا کررہے ہو جو ہم دیکھ رہے ہیں؟ یزید نے جواب دیا: یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا جنازہ ہے۔ انھوں نے تمہارے ملک میں (جہاد کرنے کی) خواہش کی تھی (وہ وفات پاگئے) اب ہم ان کی وصیت کی تکمیل کررہے ہیں۔ اگر تم مانع ہوئے تو ہم ضرور دفن کریں گے، یا اپنی جانوں کو اللہ کے حوالہ کردیں گے۔'' (العقد الفرید)

اس پر قیصر نے کہا:

''جب تم یہاں سے لوٹ جاؤ گے تو نعش کو نکال کر ہم کتوں کو دے دیں گے۔''

قیصر کے یہ گستاخانہ جملے سن کر امیر لشکر یزید نے رومیوں پر سخت حملہ کیا۔ ابوالفرج اصفہانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

’’پھر یزید فوج کو ادھر پھیر کر (رومیوں پر) حملہ کرنے کو لے گئے، یہاں تک کہ رومیوں کو منہدم کر دیا اور شہر کے اندر محصور کر دیا اور قسطنطنیہ کے دروازے پر لوہے کی گرز سے جوان کے ہاتھوں میں تھا ضربیں لگائیں کہ (جگہ جگہ سے) پھٹ گیا۔‘‘ (اغانی جلد اوّل، ص:۳۳)

پھر یزید نے قیصر سے کہا:

’’اگر مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ ان کی (ابوایوب انصاریؓ) کی قبر کو توڑا پھوڑا گیا یا مثلہ کیا گیا تو میں ایک نصرانی کو بھی جو عرب کی سرزمین میں موجود ہوگا زندہ نہ چھوڑوں گا اور نہ کسی گرجا کو بغیر منہدم کیے رہنے دوں گا۔‘‘ (العقد الفرید)

یزید بن معاویہؓ کے اس دھمکی آمیز کلمات سے قیصر خوفزدہ ہوگیا اور روایت میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قسم کھا کر اس نے یقین دلا دیا کہ قبر کی بے حرمتی نہ کی جائے بلکہ اس کی حفاظت ہوگی۔ پھر تو اس کی دھمکی کے نتیجہ میں اپنے دین کے مطابق حلف لے لیا کہ وہ ان کی قبر کا اکرام اور دیکھ ریکھ کریں گے، اس کے بعد قیصر نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر پر قبہ بنوا دیا۔ (الروض الالف)

’’اس نے (یعنی قیصر نے) ان کی (یعنی ابوایوب انصاریؓ کی) قبر پر قبہ بنوا دیا، جہاں آج تک چراغ روشن ہوتا ہے۔‘‘ (العقد الفرید)

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

’’عیسائی قحط کے وقت آپ کے مزار کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس کی برکت سے بارش ہو جاتی تھی، آج بھی آپ کا مزار معروف ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔‘‘ (اعیان الحجاج، حصہ اوّل، ص ۵۶)

یہ مقدس صحابی جنھیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف بخشا تھا، اپنے وطن سے ہزاروں میل دور اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام لیے ہوئے، اس دیارِ غربت میں راہی آخرت ہوئے اور زندگی کے آخری لمحوں میں بھی خواہش تھی تو یہ کہ اس کلمہ کو لیے ہوئے دشمن کی سرزمین میں جتنی دور تک جا سکوں، چلا جاؤں۔ دیکھا جائے تو قسطنطنیہ کے اصل فاتح آپؓ ہی ہیں۔ آپؓ ہی کے ذریعہ اس سرزمین پر پہلی بار اسلام کا کلمہ پہنچا اور آپؓ ہی کے وسیلے سے اس خاک کو ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(مطبوعہ: ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ کراچی۔ ۱۶ تا ۲۲ر فروری ۲۰۰۸ء، جلد ۲۷، شمارہ ۷)

ماہانہ مجلس ذکرِ واصلاحی بیان
27 مارچ 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961